

تحفہ محمد ابراہیم

برائے مولانا محمد ابراہیم صاحب
کتاب خانہ مولانا محمد ابراہیم صاحب



تحفہ ابرار

إرشادات

فی السُّنة حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب عمت فیوضہم

جامع

انیس احمد ادریس پوری

ناشر

کتب خانہ نعیمیہ جامع مسجد دیوبند

نام کتاب	تحفہ ابرار
جامع	انیس احمد اور بیپوری
کتابت	محمد بہودا شوری مدرستہ کمالہ اسلام پورہ
تعداد	ایک ہزار
سن اشاعت	۱۳۴۷ھ
ناشر	کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

حیات الاسلام ہر سولی کی مطبوعات اور مثل مطبوعات

۱	۱۰	۱۳	۵۰	۱	امداد الاصول
۲	۴	۱۳	۳۵	۲	امداد الاوزان
۳	۵	۱۵	۱۸	۳	امداد الطالبین
۴	۳	۱۶	۱۵	۴	امداد النحو
۵	۵	۱۷	۸	۵	امداد الفقہ
۶	۱۰	۱۸	۲۵	۶	جدید تنسیخ المبتدی
۷	۲۲	۱۹	۱۰	۷	دین علم مکمل سیٹ
۸	۲۵	۲۰	۱۰	۸	تعلیم و تربیت کس طرح؟
۹	۲۵	۲۱	۷	۹	راہ تربیت
۱۰	۷	۲۲	۶	۱۰	اخلاق کیا ہیں؟
۱۱	۱۲	۲۳	۲۰	۱۱	لعنت کن لوگوں پر؟
۱۲	۱۰	۲۴	۱۲	۱۲	شرعی مسافت

فہرست تحفہ ابرار

۱	۱	۱	۱	۱	عرض جامع
۲	۲	۲	۵	۲	ارشادات سے پہلے
۳	۳	۳	۸	۳	اصلاح منکرات کے لئے جماعتی محنت کی ضرورت
۴	۴	۴	۹	۴	جلسوں میں تلاوت سے ابتداء کیوں؟
۵	۵	۵	۱۰	۵	نماز میں دل لگنے کا طریقہ
۶	۶	۶	۱۱	۶	نماز کو صحیح طریق سے ادا کیا جائے
۷	۷	۷	۱۲	۷	تلاوت کے فوائد و ادب
۸	۸	۸	۱۳	۸	قرآن و حدیث کے حقوق کا خلاصہ
۹	۹	۹	۱۴	۹	کھانا شیخ بطن ہے تو اسکا بھی ادب کرنا چاہئے
۱۰	۱۰	۱۰	۱۵	۱۰	کھانکے بعد کی دعا پر ایک اشکال اور اسکا جواب
۱۱	۱۱	۱۱	۱۸	۱۱	طلبہ کرام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں
۱۲	۱۲	۱۲	۲۲	۱۲	طلبہ پر شفقت
۱۳	۱۳	۱۳	۲۳	۱۳	طلبہ کرام، تمہارے مسن ہیں معاش کے بھی اور معاہد کے بھی
۱۴	۱۴	۱۴	۲۵	۱۴	بہتر چیز چھوڑ کر غیروں کی اختیار کرنا ایک مرض ہے
۱۵	۱۵	۱۵	۲۶	۱۵	شیخی و بڑائی سانچوں کا پتارہ ہے
۱۶	۱۶	۱۶	۲۷	۱۶	شرعی دائرہ و اور لوگوں کا حال
۱۷	۱۷	۱۷	۲۸	۱۷	دعاؤں کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ
۱۸	۱۸	۱۸	۲۹	۱۸	عمل کے لئے صرف اخلاص کافی نہیں
۱۹	۱۹	۱۹	۳۰	۱۹	اصلاح اخلاق سے غفلت اور اسکا علاج
۲۰	۲۰	۲۰	۳۱	۲۰	شیطان دینی قدماء کے پیچھے
۲۱	۲۱	۲۱	۳۲	۲۱	اپنی جابج کسی ماہر معالج سے تفران چاہئے
۲۲	۲۲	۲۲	۳۳	۲۲	اذان و اقامت کی اصلاح

عرض جامع

شہر وانم ہاڑی (تامل ناڈو) سرور و اجتماع میں مخدومی و محترمی حضرت
الاستاد مولانا مفتی مہسربان علی صاحب دلم مجددیم کے فرمان سے احقر کی حاضری ہوئی
بزرگوں کی زیارت اور بیانات سے استفادہ کا موقع ملا خاص طور سے محی السنہ
حضرت مولانا شاہ ابراہیم صاحب مدظلہم العالی کی خدمت کا بھی شرف حاصل ہوا
جنکو حق تعالیٰ نے احیاء سنت کا وافر حصہ عطا فرمایا ہے اور اصلاح منکرات کیساتھ
حسن بیان اور ایسی شان جاذبیت سے نوازا ہے کہ آپ کی درد دل سے نکیر باعث
تغییر نہیں ہوتی بلکہ عوام و خواص کو اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کا احساس ہو کر توبہ کی
طرف توجہ ہو جاتی ہے۔

وانم ہاڑی اجتماع میں عظمت شریعت اور احیاء سنت سے بھرپور آپ کے
مواعظ سامعین پر اپنا ایک اثر چھوڑتے تھے اسی وقت احقر نے یادداشت اور
اپنی اصلاح کے لئے حضرت کے ارشادات سے چند نوٹ بنام محفوظ رکھ لئے تھے
واپسی پر ٹرین میں ان کو صاف کیا مدرسہ میں حاضری ہو جانے پر بغرض اصلاح اپنے
مشفق استاد مدظلہ کو پیش کئے تو حضرت نے از حد خوشی کا اظہار فرمایا و حاصل
افزائی فرمائی، اور قدر دانی کی کہ مستقل ان کو نقل کرا کر ہر دولی حضرت والا مدظلہ کی
خدمت میں بھیجا اور شائع کرانے کی اجازت طلب فرمائی، اجازت ہو جانے پر
چند ماہتا مول کے مدوروں کے پاس فوٹو کوپی بھیجی اور حضرت والا کے ہر محفوظ کی نقل
وضاحت اور کامیاب شرح فرمائی، اور خود ہی تحفہ برابر نام تجویز فرما کر شائع کرایا
فرمایا تعمیل نظام یہ مجموعہ شائع کیا جا رہا ہے، خدا کرے مستفیدین کیلئے کارگر ثابت ہو
انیس احمد ادریس پوری مدرسہ عربیہ امداد اسلام ہر سولہ

۱۳۱۶/۵/۲۰

ارشادات سے پہلے

نَحْنُ مَدَاوُنُكُمْ عَلَى رُسُولِهِ الْكَرِيمِ اَمَّا بَعْدُ
۲۰/۲۹ صفر اور یکم رجب الاول ۱۳۱۶ مطابق ۲۸/۲۹ جولائی ۱۹۹۸

بمقام مجددین آباد قاضی عیٹ وانم ہاڑی (تامل ناڈو) زیر اہتمام انجمن خدام القرآن
وانم ہاڑی، برائے اساتذہ کرام شعبہ حفظ سرور، معلوماتی اجتماع منعقد ہوا جس میں
ہر دولی سے حضرت مولانا شاہ ابراہیم صاحب مدظلہ اور پورا سے حضرت مولانا
قاری صدیق احمد صاحب مدظلہ اور دارالعلوم دیوبند سے حضرت مولانا قاری
ابوالحسن صاحب اعظمی مدظلہ اور اگل کو سے حضرت مولانا غلام محمد صاحب مدظلہ
خاص طور سے مدعو کئے گئے تھے۔

محترم مولانا سبیل احمد صاحب نے اپنی کرم فرمائی سے اس سیاہ کار کو
بھی باصا در دعوت دی تھی لیکن میں خود حاضری نہ ہو سکا اور اپنی جگہ محترم مولوی انیس
صاحب کو بھیج دیا۔

اجتماع اپنی تحریک میں کامیاب رہا، اجتماع میں زیادہ تر خطابات
حضرت مولانا شاہ ابراہیم صاحب مدظلہ کے ہوئے۔

میرے عزیز مولوی انیس احمد صاحب نے مولانا موصوف کے بیانات
سے چند نوٹ لکھ لئے، پھر انہیں صاف کیا اور حضرت مولانا کی خدمت میں
بھیج دیئے، حضرت مولانا شاہ صاحب مدظلہ نے ملاحظہ فرما کر مناسب ترتیب
کردی، اور شاعت کی اجازت مرحمت فرمادی، جس کا عکس آپ بھی ملاحظہ
فرمائیں۔

عکس جمیل مکتوب گرامی



تفہیم دار ۱۰۰ نمبر ۱۰۰

کرم و عزت مولانا مہر نواز علی شاہ رید کوہ اسی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے درجہ بلند و بالا کا سرورہ مہر ہوا۔

نظر ثانی کر کے مناسب جزو و اضافہ کر دیا

گیا ہے۔ اشاعت کا اجازت ہے۔

والسلام
نا ابراہیم
اسرار الحق

اس اجازت کے بعد ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، ماہنامہ آئینہ مظاہر علوم
(وقف) سہارن پور، ماہنامہ ارمغان پبلیٹ، ماہنامہ انصاف کانکھن، ماہنامہ
اشرف العلوم حیدرآباد کے لئے ملفوظات کی ایک ایک فوٹو کاپی ارسال کر دی گئی

بہر متعلق اشاعت کا جذبہ ہوا، تو ہر ملفوظہ پر عنوان قائم کیا اور کسی ارشادِ عالی کے
تحت لائق نے بھی کچھ عرض کر دیا، جس کو ماحشیہ میں رکھ دیا گیا، اللہ تعالیٰ اس
منّت کو قبول فرمائے اور نافع بنائے۔ والسلام

احقر مہربان علی بیرونی

مفتی محمد امجد الاسلام بہر سہول

۲۰ جنوری ۱۴۱۱ھ

بِسْمِہِ تَعَالٰی

اصلاح منکرات کے لئے جماعتی محنت کی ضرورت

پر محنت ہو رہی ہے اس کے لئے ہمارے بزرگوں کی طرف سے جماعت کی صورت میں ایک نظام بھی قائم ہے ماشاء اللہ اس کے فوائد ظاہر ہو رہے ہیں مدارس و مکاتب کھل رہے ہیں لیکن برائیوں کو مٹانے کے لئے جیسی محنت چاہئے وہی نہیں ہو رہی ہے یہ کام بھی فرض کفایہ ہے جس طرح مساجد اور مکاتب کے انتظام کے لئے کمیٹیاں ہوتی ہیں اسی طرح منکرات کی اصلاح اور برائیوں کے مٹانے کیلئے جماعت ہونی چاہئے اس کے لئے جماعتی محنت کرنا امت مسلمہ کے ذمہ ضروری ہے۔

۱۔ نبی عن المنکر کا معاملہ المعروف کے مقابل اس لحاظ سے اہم ہے کہ مامورات پر عمل کرنے کے لئے ترغیبات سے کام لیا جاتا ہے، اور نبی عن المنکر کے لئے ترہیبات کی ضرورت پیش آتی ہے جن سے طہارت میں عام طور سے وحشت پیدا ہوتی ہے، نبی عن المنکر کے لئے شفقت اور درود کی ضرورت ہے، تب منکرات پر تکیہ مفید اور کارگر ہوتی ہے اس کے لئے ضرورت ہے کہ اہل اللہ سے اصلاحی تعلق قائم کر کے اپنی درستگی اور دل کی نیکوئی کی جائے۔ حضرت مجدد اعظم حکیم الامت تھانویؒ کی تحریک اور قائم کردہ

”مجلس دعوة الحق“ ہے جس کو پروان حضرت مولانا مظلانیؒ چڑھایا ہے، ہر دولی سے کتنا بچے طلب کر کے اصول و ضوابط کا مطالعہ فرما کر طریق کار سمجھا جائے اور وہاں حاضری دے کر کام سیکھا جائے۔ (۲۰۱۰ء)

۲۔ ارشاد فرمایا کہ دینی مجلسوں میں تلاوت سے ابتدا کیوں؟

کہ پہلے قرآن پاک کی تلاوت ہوتی ہے ایسا کیوں ہے؟ عموماً مافیہ نون میں یہ ہوتا ہے کہ پہلے گاہ میں ابھی لوگ آئے نہیں ہیں اس لئے تلاوت ہو جائے تاکہ لوگ جمیع ہو جائیں پھر بیان ہو۔ سوچنے کی بات ہے کہ جو کام اکثر العنوت کا تھا کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو جمع کیا جائے وہ کام ہم حکماء الحاکمین کے کلام سے لے رہے ہیں قرآن پاک کے ساتھ یہ معاملہ ہو رہا ہے اس کی اصلاح کی ضرورت ہے، چنانچہ دینی تہذیب و تمدن جب جاتا ہوں اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ پہلے تلاوت کیوں کی جاتی ہے۔ بات ہے کہ جب زمین میں بیج ڈالتے ہیں تو پہلے اس کو نرم کر لیتے ہیں پانی ڈالتے ہیں پھرتے ہیں جب وہ نرم ہو جاتی ہے پھر اس میں بیج ڈالتے ہیں۔ اسی طرح یہاں نماز اس معاملہ ہے کہ پہلے تلاوت کی جاتی ہے تاکہ اس کی برکت سے دل کی زمین نرم ہو جائے، ہمیں جو رنگ لگ گیا ہے وہ صاف ہو جائے اب اس کے بعد جو دینی باتیں بیان ہوں گی تو پھر اسکا فائدہ ہوگا نفع ہوگا اس لئے دینی اجتماعات میں پہلے تلاوت ہوتی ہے۔

۲۔ حضرت والا جہاں اور بہت سی باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں وہیں عظمت قرآن پیدا کرنے کے لئے مختلف عنوانات اختیار فرماتے ہیں، حضرت والا مظلانیؒ جب کسی مسجد میں تشریف لے جاتے ہیں اور قرآن پاک بلا پروان یا ناقابل استعمال نظر آتے ہیں میساکہ اکثر جگہ اسکا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے مسلمانوں پر غفلت کی تہمتی ہوتی ہے، تو حضرت والا بڑی شفقت اور سوزی سے غفلت دور کر کے غفلت پیدا فرماتے ہیں۔ یہ مظلانیؒ بھی غفلت قرآن قائم کرنے کیلئے ہے، مظلانیؒ کے نصف آخری بات یہ ہے ”تاویل حسن ہے اور نصف اول میں اصلاح۔“

نماز میں دل لگنے کا طریقہ۔ ۲۔ ارشاد فرمایا کہ نماز میں دل لگانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جوار کان ادا کئے جائیں دھیان سے ادا کئے جائیں، جو پڑھا جائے اس کے الفاظ کو دھیان سے پڑھا جائے قرآن پاک کی تلاوت ہو تبیحات ہوں اسی طرح قشہد وغیرہ ان سب کو پڑھتے وقت یہ خیال کرے کہ اب یہ پڑھ رہے ہیں، اب یہ پڑھ رہے ہیں جن لوگوں کو اس کا ترجمہ معلوم ہے ان کو اس کی طرف توجہ کر کے نماز پڑھنی چاہئے اس سے انشاء اللہ نفع ہوگا۔

۳۔ یہ شکایت بہت عام ہے، جس کا آسان علاج حضرت دلا مدظلہ نے ارشاد فرمایا ہے، مسئلہ عمل کا ہے، اگر کسی شخص کو کوئی مرض ہو، کسی اچھے طبیب کے پاس جائے، طبیب حاذق تشخیص و تجویز بھی بالکل صحیح کر دے بلکہ کوئی زیادہ شفیق دوا بھی اپنے پاس سے دیدے، طریقہ استعمال بھی سمجھا دے، لیکن مریض دوا کا استعمال بالکل نہ کرے یا غلط استعمال کرے تو آپ ہی غور فرمائیں ایسے مریض کے مرض کے ازالہ کی یا افادہ کی اور کیا صورت ہوگی، اس پر مریض شکایت کرے کہ میرے مرض میں تخفیف نہیں ہوتی تو قصور طبیب صاحب کا ہوگا یا خود مریض صاحب کا، جو نمازی اس مرض میں مبتلا ہیں وہ اس نسخہ اکسیر عمل کر کے دیکھیں انشاء اللہ شفا ہوگی، ہر نماز کے بعد دوا بھی کیا کریں کہ نقل سے اصل تک پہنچانے والی ذات باری تعالیٰ کی ہے۔ (۱۴۰۱ھ)

نماز کو صحیح طریق سے ادا کیا جائے ۳۔ ارشاد فرمایا، نماز پڑھتے ہوئے برسوں ہو گئے لیکن نماز کی سنتیں معلوم نہیں سنت کے موافق نماز پڑھنے کا طریقہ نہیں جانتے، الحمد للہ ترجمہ نہیں معلوم اسی طرح اور جواز کا رہیں انکے معنی سے واقف نہیں، اسکو بھی سیکھنے کی ضرورت ہے، روزانہ ایک ایک سنت سیکھی جائے، نماز میں کیا دن سنتیں ہیں کیا دن دن میں یاد ہو جائیں گی ایک ایک لفظ کا ترجمہ یاد کر لیا جائے آہستہ آہستہ سب کا ترجمہ معلوم ہو جائے گا۔

۴۔ حضرت والا بہت بندی پر پہنچا رہے ہیں، کہ جو آدمی نماز کی کیا دن سنتیں یاد کر گیا وہ نماز کے فرائض واجبات اور مضبوط بھی ضرور یاد کرے گا، در نہ کہیں ایسا نہ ہو جیسا کہ حضرت مظلوم ایک دوسرے موقوف پر ارشاد فرماتے ہیں کہ مظفرنگر کا واقعہ ہے کہ ظہر کی چار سنتوں کو ایک ٹرے میں پچاس برس تک اس طرح پڑھتے رہے جس طرح فرض پڑھتے ہیں، یعنی دو بھری اور دو خالی ایک دن وعظ میں کسی عالم سے سنا کہ چار رکعت کی سنت میں ہر رکعت بھری یعنی سورۃ کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں تو انہوں نے عرض کیا کہ میں تو دو خالی اور دو بھری پچاس برس سے ادا کرتا ہوں، مولانا نے فرمایا یہ سنت ادا نہیں ہوتی اسے یہاں سرور ہاتھ رکھ کر رونے لگے کہ ہائے پچاس برس کی سنتیں راستے گا ہی گئیں علم صحیح نہ ہونے سے ہی معیبت ہوتی ہے کہ محنت بھی کرے اور اجر سے بھی محروم رہے علم صحیح کا حاصل کرنا کس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ اس حکایت سے بخوبی ہو سکتا ہے قیامت کے دن جہنم عذر نہ ہوگا، علم کا حاصل کرنا بھی فرض ہے۔ (مجلس ابرار ص ۱۱۴)

تلاوت کے فوائد اور آداب

۵۔ ارشاد فرمایا کہ تلاوت کے تین اہم فائدے ہیں اور دوا اہم آداب ہیں فائدے یہ ہیں (۱) دل کا رنگ دور ہوتا ہے (۲) اللہ تعالیٰ کی محبت میں ترقی ہوتی ہے (۳) ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں بغیر کچھ پڑھنے پر بھی اگر کوئی شخص کہے کہ بغیر کچھ پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ وہ شخص بدترین ہے یا جاہل ہے، دوا اہم آداب یہ ہیں (۱) پڑھنے والا دل میں یہ خیال کرے کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم کو سناؤ کیا پڑھتے ہو، (۲) سننے والا خیال کرے کہ میں اعظم حکم الہی کا کلام کا کلام پڑھا جا رہا ہے انتہائی محبت اور عظمت کے ساتھ سننے۔

قرآن و حدیث کے حقوق کا خلاصہ

۶۔ ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید (۲) محبت (۳) تلاوت مع الصلوات (۴) احکام کی متابعت، حدیث شریف کے تین حق ہیں۔ (۱) عظمت (۲) محبت (۳) احکام کی متابعت۔

۵۔ حضرت والا مدظلہ کے مدرس میں یہ فائدے اور آداب ہر طالب علم اور طالب اصلاح کے لئے محفوظ کرنا لازم ہیں بلکہ تلاوت کلام اللہ شریف سے قبل اس نمبر کا زبان سے کہنا ضروری ہے۔ اسکا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بار بار دہرانے سے یہ محفوظ رہتے ہیں اور وقت پر استحضار سے تلاوت کا نفع ہوتا ہے، اس سے زیادہ فی القرآن کا شہ نہیں ہونا چاہئے تاہم السرازم نہ ہو ذاعتقاداً نہ عملاً کبھی کبھی ترک کیا ہوتا رہے۔ (۱۴۱۰ھ)

۶۔ یہ چاروں حقوق گویا ایک گنہگار کی چار گڑیاں ہیں، ایک گڑی کے نہ ہونے سے بھی نقص پیدا ہوتا ہے۔ اگر پہلے سے عظمت موجود نہیں تو کیسے پیدا ہو اس کا طریق کیا ہے، ایک دوسری جگہ حضرت والا مدظلہ خود طریق بھی بتلاتے ہیں کہ گاہ گاہ اجتماع میں قرآن پاک کی عظمت اور فضائل کی امادہ سنائی جائیں قلوب میں اشتیاق اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی عظمت پیدا ہو جائے گی۔ (جہاں مدظلہ ۱۴۱۰ھ)

کھانا شیخ بطن ہے تو اسکا بھی ادب کرنا چاہئے

۷۔ ارشاد فرمایا کہ شیخ بطن میں اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب عنوان دل میں ڈالا کہ کھانا یہ شیخ بطن ہے اگر شیخ باطن ہے جو باطن یعنی قلب کی اصلاح کرتا ہے اور کھانا یہ شیخ بطن ہے اس سے ظاہر نہیں جسمانی صحت ٹھیک ہوتی ہے جب یہ شیخ بطن ہے تو اس کے بھی وہی حقوق و آداب ہیں جو شیخ باطن کے ہیں جو معاملہ شیخ باطن کے ساتھ کیا جاتا ہے وہی معاملہ اس کے ساتھ بھی کیا جائے گا۔ چنانچہ کسی شیخ کی مجلس کا کوئی وقت مقرر ہو

۷۔ حضرت والا نے ایک دوسرے موقع پر اس طرح اصلاح فرمائی۔ ارشاد فرمایا کہ آج کل عام طور پر بعض علماء کے یہاں بھی اس کا اہتمام نہیں کہ کھانا ہمانوں کے بیٹھنے سے قبل دسترخوان پر رکھیں اس طور پر کھانا انتظار کرتا ہے یہ خلاف ادب ہے اسی طرح دسترخوان اٹھنے سے قبل سب اٹھ جاتے ہیں، پہلے دسترخوان اٹھانا چاہئے پھر کھانے والوں کا اٹھنا چاہئے، دسترخوان اٹھتے وقت کی دعا جو تعلیم فرمائی گئی ہے وہ پھر اس وقت پڑھیں گے یہ سنون دعا بھی کم لوگوں کو یاد ہوتی ہے۔ دسترخوان اٹھتے وقت کی دعا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَسْبُ الْاُطْمِیْنَاءِ مَبَادِئُہٗ غَیْرِ مُکَلِّفٍ وَلَا مُؤَدِّہٖ وَلَا مُسْتَفْضٰی عَنْہُ یَا رَبِّعَالَمِ اِسْکِ اہل صومرت یہ ہے کہ سب لوگ نہ ہو تو دو ایک آدمی دسترخوان پر بیٹھے رہیں جب تک کہ دسترخوان اٹھانہ دیا جائے، اسی طرح شروعا میں بھی دو ایک آدمیوں کو دسترخوان پر بیٹھا جانا کال ہے۔ کھانے کے ان آداب سے کھانے میں برکت ہوگی حق تعالیٰ خوش ہوگا صابو! جب رزق کم ہو جاتا ہے یا بالکل چھین جاتا ہے تب قدر معلوم ہوتی ہے کہ بعض لوگوں کو فائدہ کہ تکلیف میں حذور پر صوفیوں کی خوشبو سے تھوڑے مہل کرتے دیکھا گیا ہے (مجلس برابر ۲۵)

ایک دم چلے گئے ہوں اور وہ تنہا بیٹھے رہ گئے ہوں بلکہ کچھ نہ کچھ لوگ تو بیٹھے ہی رہتے ہیں جو ان کے تشریف لے جانے کے بعد جاتے ہیں اسی طرح یہاں بھی یہی حکم ہے کہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد پہلے دسترخوان اٹھایا جائے پھر کھانے والے انہیں حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ میں جب چار پائی پر کھانا کھاتا ہوں تو کھانے کو سر بائیں کی طرف رکھتا ہوں اور خود پائنتی کی طرف بیٹھتا ہوں تاکہ کھانے کا استراٹھ محفوظ رہے۔

۱۶ دونوں ہاتھ دھونا۔ ۱۷ کھلی کرنا۔

۱۸ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرُہٗ
۱۹ جب کسی کی دعوت کھائے تو میزبان کو یہ دعا دے۔ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْنَا مِمَّنْ اَطْعَمْتَہٗ
وَاَسْقِیْ مِمَّنْ سَقٰیہٗ

مَنْ جَعَلَهُ۔ اے اللہ جس نے کھلایا مجھ کو اسکو کھلا اور جس نے پلایا مجھ کو اسے پلا۔

۲۰ سکر استعمال کرنا سنت ہے جس گھر میں سکر موجود ہو وہ گھر سامن سے خالی نہیں سمجھا جاسکتا۔ (۲۱) خالص گندم اگر کوئی استعمال کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ اس میں کچھ جو بھی ملائے چاہے تھوڑی ہی مقدار میں ہو تاکہ سنت پر عمل کا ثواب حاصل ہو جائے۔ (۲۲) گوشت کھانا سنت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کر دنیا اور آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت ہے۔ (۲۳) (اپنے مسلمان بھائی کی) دعوت قبول کرنا سنت ہے۔ البتہ اگر (غالب آملی) سود یا رشوت کی ہو یا وہ بدکاری میں مبتلا ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنا چاہئے (۲۴) اپنے عزیزوں، دوستوں، رشتہ داروں اور مساکین کو دلیر کا کھانا کھلانا سنت ہے (۲۵) میت کے رشتہ داروں کو کھانا دینا منوں ہے (۲۶) کھانے کے وقت بالکل خاموش رہنا مکروہ ہے (دشمنی، لیکن غم اور فکر اور غصہ کی بات نہ کر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

کھانے کے بعد کی دعا پر ایک اشکال اور اسکا جواب

۸۔ ارشاد فرمایا کہ حکیم الامت حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ جب بسلسلہ علانیہ مکتبہ تشریف لائے تھے اس موقع پر ایک صاحب نے سوال کیا کہ کھانے کے بعد جو دعا ہے اس میں ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا۔ اس کا تو اس موقع پر پڑھنا سمجھ میں آگیا کہ یہ کھانے پینے کا موقع ہے اس پر شکر ادا کیا گیا ہے لیکن وَجَعَلْنَا مِنْ الْمُسْلِمِیْنَ کہ ہر کو مسلمان بنایا اس پر شکر ادا کرنا کیا یہ کیا موقع ہے، حضرت مولانا تھانوی نور اللہ مرقدہ نے اس سوال پر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہ سوال تو کسی عالم کو کرنا چاہئے تھا، پھر فرمایا نعمتیں دو طرح کی ہوتی ہیں ایک وہ ہیں جو تسلسل کے ساتھ مل رہی ہیں اور ایک وہ ہیں جو تسلسل کیساتھ نہیں ہیں بلکہ وقفہ وقفہ کے ساتھ ملتی ہیں جو نعمتیں تسلسل کے ساتھ ملتی رہتی ہیں ان کے نعمت کو نیکیا احساس بھی نہیں ہوتا جس کی بناء پر اسکا شکر بھی نہیں ہوتا جو نعمتیں وقفہ وقفہ کے ساتھ ملتی رہتی ہیں ان کے نعمت ہونے کا احساس بھی ہوتا ہے اور ان پر شکر بھی ادا کیا جاتا ہے، اس طرح کی نعمتوں میں کھانا بھی ہے تو اس دعا میں وقفہ وقفہ کے ساتھ ملنے والی نعمتوں کے ساتھ ایمان و اسلام جو سب سے بڑی نعمت ہے تسلسل کے ساتھ مل رہی ہے اس کو بھی شامل کر دیا گیا تاکہ اس کا بھی شکر ادا ہو جائے اور یہ سب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا عظیم احسان ہے کھانے پینے کی نعمت پر شکر کے ساتھ اسلام کی نعمت پر بھی شکر کی تعلیم دی۔

طلبہ کرام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں | ارشاد فرمایا

کہ طلبہ کرام یہ ضیف رسول اللہ ہیں ان کے ساتھ معاملہ بھی دیسا کی کرنا چاہئے ہمارے یہاں مہمان آجائے تو اس کی راحت و آرام کا اپنی حیثیت کے مطابق انتظام کرتے ہیں اور یہ تو مہمانان رسول ہیں ان کا تو اور زیادہ خیال رکھنا چاہئے، کھانے پینے، رہنے بسنے کی ہولتوں کی فکر کرنی چاہئے، بیمار ہو جائیں

۹۔ مناتب زیادہ تر خدام دین اور مصلحین حضرت تھے اس لئے طلبہ کے حقوق پر زیادہ روشنی ڈالی گئی، اور حضرات متعلمین اساتذہ کو فرض شناسی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ کسی موقع پر اگر طلبہ کا مجمع ہوا ہے تو ان سے یہ باتیں بھی ارشاد فرمائی ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ جو طالب علم اصول کی پابندی نہ کرے فوراً اس کا اخراج کرے جس طرح درخت میں جو شاخ خراب ہوتی ہے اس کو فوراً کاٹ دیتے ہیں۔ (مجامع اہل بیت) ارشاد فرمایا کہ مدارس کے طلبہ سے احقر حسب ذیل گزارش کیا کرتا ہے۔

(۱) طلبہ کرام آپس میں ایک دوسرے کی دعوت نہ کیا کریں اس میں تعلیمی خلل اور نقصان کے علاوہ ذلت بھی چٹا پنچ مشاہدہ کیا گیا دعوتوں کی زیر باری سے طلبہ کو اپنی بے لائق فروخت کرنی پڑی اور اپنا بستر تک کسی دوکان دار کے یہاں رہیں رکھنا پڑا (۲) اساتذہ کرام کے سخت اور ڈانٹ کو نعمت سمجھیں مشہور ہے کہ جو استاد باز جویر پدر در ترجمہ استاد کی سختی بہتر ہے باپ کی سختی سے (۳) باد مہور ہے کہ اہتمام کیا جائے۔ بالخصوص مطالعہ باد مہور کیا جائے علامہ امام سرخسی نے ایک رات میں ست سو بار دُعا کیا کیونکہ دوستوں کی وجہ سے دُعا ٹوٹ جاتا تھا لیکن مطالعہ بدوں دُعا گوارا نہ کیا۔

(۴) مطالعہ اپنے ذمہ لازم کریں مطالعہ کا حاصل تمیز المعلوم من البہول ہے لیکن

تو ان کا علاج بہتر سے بہتر کرنا چاہئے، بیمار ہونے پر ان کی عیادت کرنی چاہئے، بعض مرتبہ ان سے ایسے کام لئے جاتے ہیں جنکو گھٹیا سمجھا جاتا ہے، یہ مناسب نہیں ہے، جو کام ہم خود نہیں کر سکتے اور اس کو کرنے پر عار محسوس کرتے ہیں

اگر سب نہ سمجھیں دے تو نہ گھبرائیے کم از کم اتنا نفع ہوگا کہ معلوم ہو جائے گا کہ اتنا حصہ سبق نہ سمجھ میں آگیا اور اتنا سمجھ میں نہ آیا پھر استاد سے سبق پڑھتے وقت مجہول بھی مٹوا ہو جائے گا مطالعہ میں بڑی برکت اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے (۵) استاد کا خوب ادب کرے استاد کا دل اگر کمزور کر دیا پھر ایسے شاگرد کو سبق سمجھ میں نہ آئے گا عقل سے برکت اٹھ جائیگی (۶) اپنے کمرے کے سامنے اور اطراف مدرسہ میں کاغذ کے ٹکڑوں کو اٹھالیا کریں کاغذ آرام ہے اس کا ادب ضروری نفاذ و صفائی بھی دین میں مطلوب ہے (۷) چار پائی بستر اور ظروف قاعدے سے رکھے، حق تعالیٰ کا ارشاد ہے وَقَدْ رَفِئَ الشُّعْرُ (ہر چیز میں اعتدال اور جمال مطلوب ہے) (۸) تکبیر اولیٰ سے نماز کا اہتمام ہونا چاہئے، ایک رئیس اذان سن کر ترازو اٹھائے ہوئے تھے فوراً رکھ دیا اور گاہک سے کہہ دیا بعد نماز تو لوں گا مسجد گئے اور اسی وقت ایک دوکان پر ایک مولوی صاحب اخبار کا مطالعہ کر رہے تھے نماز جماعت سے نہ ادا کی ان کی وقعت اس دوکان دار کے قلب سے نکل گئی، حالانکہ اس نے خود بھی نماز جماعت سے ادا نہیں کی تھی لیکن اس نے کب کا ہم تو عامی ہیں یہ تو عالم ہیں کچھ خاص اممال ایسے ہیں جن سے عوام الناس طلباء اور علماء سے جلد بدگمان ہو جاتے ہیں۔ (۹) بال اپنی جیسے نہ ہوں۔ (۱۰) پانچ بجے منجھنے سے بچنے نہ ہوں۔ (۱۱) طلبہ کرام کا اصل نام طالب العلم والمعل تھا پھر تحقیق کر کے طالب علم رہ گیا علم کا مقصد عمل ہے۔ (۱۲) اذان سنتے ہی مسجد میں جاتیے اور مسجد میں باتیں ہرگز نہ کریں ہر دو شریف پڑھتے رہیں احکامات کی نیت

اسکو طلبا سے کیسے لے سکتے ہیں، سوچنے کی بات ہے کہ مہمانان رسول سے ایسے کام کا لینا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ بعض مرتبہ تنبیہ و تادیب میں بھی زیادتی ہو جاتی ہے، بات یہ ہے کہ عموماً پڑھانے والے عصر کے مرہض ہوتے ہیں، غصہ کا ملاج

کرلیں۔ (۱۳) اذکار مسنونہ کو زبانی یاد کر لیں اور اپنے اپنے وقت پر ان دعاؤں کو پڑھ لیا کر لیں۔ (مجلس ابرار صفحہ ۳۶)

پاکستان میں ایک مدرسہ کے معائنہ میں حضرت نے جہاں ادب باتیں تحریر فرمائیں ایک بات یہ بھی لکھی۔ اہل مال نے تو خوب کام کیا اور سجدہ خوب شاندار ہے مگر آپ حضرت طلباء کرام کا معاشرہ قابل افسوس ہے چار پائیوں پر بستر نہ تو صاف ہیں نہ قاعدے سے نیچے ہیں، کھانے کے برتن بھی بے قاعدہ اور گندے ہیں (مجلس ابرار صفحہ ۳۷)

حضرت امام مالکؒ کی مجلس میں ایک بزرگ تجلی ان کے شاگرد تھے مدینہ میں اندلس سے پڑھنے آئے تھے حضرت امام نے فرمایا کہ میان میں باقی جاؤ ہاتھی آیا ہے دیکھو کیونکہ تمہارے اندلس میں ہاتھی نہیں ہوتا ہے، دیکھو اہل مدینہ شوق سے جوق در جوق دیکھنے کے لئے جا رہے ہیں، اور بچے خوشی سے شور مچا رہے ہیں عموماً کیا کہ حضرت اندلس سے آپ کی خدمت میں آیا ہوں، آپ کو دیکھنے آیا ہوں ہاتھی دیکھنے نہیں آیا ہوں یہ شان تھی طالب کی (مجلس ابرار صفحہ ۳۸)

اس سلسلہ میں بہت سے رسائل، کتابچے اور مفید مضامین دیکھے جاسکتے ہیں حضرت مولانا محمد ایاس صاحب نور اللہ مقدس نے ایک دینی مدرسہ کے طلباء کی ایک جماعت سے خطاب کا آغاز اس سوال سے کیا... بنیاد تم کون ہو؟ (پھر خود ہی فرمایا) تم مہمان خدا اور رسول ہو۔ مہمان اگر میزبان کو ایذا پہنچائے تو اس کی ایذا دوسروں کی ایذا سے بہت زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ پس اگر تم طالب علم ہو کہ خدا اور

نہیں کرتے، اب وہ جب شرارت کرتے ہیں تو اس سے بالکل مغلوب الغضب ہو کر تنبیہ کرتے ہیں ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں سزا دینا نیکی تو مدد و دل کی رعایت کیسے ہو سکتی ہے اس طرح کے واقعات پیش آئے کہ ایسی پٹائی کی کلاس کے نتائج برے ظاہر ہوئے اس لئے اس زمانے میں جہاں تک ہو سکے تادیب ضربی سے احتیاط کی جائے مقصد تو ان کو تنبیہ کرنا اور اصلاح کرنا ہے اس کے لئے اور بھی شکلیں ہیں ان کو اختیار کیا جائے، ہمارے یہاں الحمد للہ تادیب ضربی کا سلسلہ نہیں ہے بلکہ شرارت کرنے پر دوسری تدابیر اختیار کی جاتی ہیں جس سے نفع بھی ہوتا ہے۔

رسول کی رضا کے کام نہ کرو اور غلط راہوں پر چلو تو سمجھ لو کہ تم اللہ اور رسول کے ساتھ دالے مہمان ہو۔ انہیں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو شیطان بڑا چالاک اور میاں ہے دو تاک کر مایہ پر گرتا ہے، آپ لوگ علم دین سیکھنے کے لئے گھر سے نکل پڑے تو اس سے تو مایوس ہو گیا کہ نرے جاہل رہیں اس لئے اس نے جاہل رکھنے کی کوشش چھوڑ کے اب یہ طے کر لیا کہ ان کو پڑھنے دوں مگر کام میں اپنے لگائے رکھوں، میری یہ تحریک شیطان کی اس کوشش کے مقابلہ میں ”جو ثقیل“ ہے جس کا یہ منشا ہے کہ خدا کے بندوں کو شیطان کی راہ سے اٹھا کر اللہ کی راہ پر ڈال دوں اور اللہ ہی کے کام میں لگا دوں۔ بتاؤ کیا فیصلہ ہے۔

اسی خطاب کے سلسلہ میں فرمایا۔ جن لوگوں کے حقوق خدمت تم پر ہیں اور جنکی اطاعت کرنا تمہارے لئے ضروری ہے ان کی خدمت و راحت کا انتظام کر کے اللہ ان کو مطمئن کر کے اس کام میں لگاؤ اور اپنا رویہ ایسا رکھو کہ تمہارے علم و صلاح کے ذوق میں ترقی دے کر تمہارے سر پرست اس مشغلہ میں تمہارے گلے سے نہ صرف یہ کہ مطمئن ہوں بلکہ خواہاں اور راضی ہو جائیں۔ (م، ع)

طلبہ پر شفقت ۱۰۔ ارشاد فرمایا کہ پیر یا دزیر کا بچہ ہمارے یہاں اگر پڑھے تو ہم اس کے ساتھ کیا برتاؤ کریں گے اس کی تعلیم و تربیت پر کسی توجہ کریں گے، شرارت کرنے پر تنبیہ بھی کریں گے مگر ڈرتے ڈرتے کہیں پیر صاحب یا دزیر صاحب خفا نہ ہو جائیں اس لئے اس کی بھی رعایت کریں گے، اسی طرح فقیر کے یعنی عام لوگوں کے بچہ کے ساتھ بھی ہی معاملہ ہونا چاہیے۔

طلبہ کرام ہمارے محسن ہیں معاش کے بھی اور معاد کے بھی

۱۱۔ ارشاد فرمایا کہ طلبائے کرام ہمارے محسن ہیں معاش کے بھی اور معاد کے بھی، ان کی وجہ سے ہماری معاش کا بھی انتظام ہو جاتا ہے، اہل خیر حضرات ان کی وجہ سے مدرکات تعاون کرتے ہیں، چنڈہ دیتے ہیں، یہ اگر نہ ہوتا تو قوم کتنے دنوں تک بٹھا کر تنخواہ دے گی، پھر یہ کہ ہمارے علوم کی ترقی کا ذریعہ ہیں، انکی وجہ سے کتابوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے جس سے علم میں اضافہ ہوتا ہے نئی نئی باتیں معلوم ہوتی ہیں، پڑھنے والے اگر نہ ہوں تو پھر کتابوں کو کون دیکھتا ہے اور مطالعہ کا اہتمام کرتا ہے، اسی کے ساتھ یہ ہمارے لئے صدقہ جاریہ بھی ہیں، ہماری آخرت بھی بن سنور رہی ہے، اجر و ثواب مل رہا ہے اس طرح انکے محسن ہونے کو سوچا جائے تو پھر ان کی عظمت دل میں پیدا ہوگی اور شفقت کا برتاؤ ہوگا۔

۱۰۔ اساتذہ حضرات کے لئے بہترین اور آسان طریقہ ہے اصلاح کے لئے، عمل میں لائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ نفع ضرور ہوگا۔ (م، ع)

اپنی چیز چھوڑ کر غیروں کی اختیار کرنا ایک مرض ہے ۱۲۔ ارشاد فرمایا کہ آج کل مسلمانوں میں یہ مرض ہو گیا ہے کہ اپنی چیزوں کو چھوڑ کر دوسروں کی چیزوں کو اختیار کرنے لگے ہیں روزمرہ کی گفتگو میں دوسری زبان کے الفاظ

۱۲۔ حضرت مجدد اعظم حکیم الامت سناوی نور اللہ مرقدہ نے دوسروں کی چیزوں کے اختیار کرنے میں یہ تفصیل فرمائی ہے۔

”انتیاز قومی یعنی اپنا لباس اپنی وضع، اپنی بول چال اپنا برتاؤ وغیرہ غیر مذہب والوں سے الگ رکھنا، دوسری قوموں کی وضع و عادات بلا ضرورت اختیار کرنے کو شہیت نے منع کیا ہے، پھر ان میں بعض چیزیں تو ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے ان کی خصوصیت نہ بھی رہے تب بھی گناہ نہیں کی۔ جیسے ڈاڑھی منڈانا یا حد سے باہر سترنا یا گھٹنوں سے اونچا پا یا تمام یا جانگہ پہننا کہ ہر حال میں ناجائز ہے۔ اور اگر اس کیساتھ شرعی وضع کو حقیر سمجھے یا اس کی برائی کرے تو پھر گناہ سے گذر کر کفر ہو جائے گا۔ اور بعض چیزیں ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے ان کی خصوصیت نہ رہے تو گناہ نہیں کی۔ اور خصوصیت نہ رہنے کی پہچان یہ ہے کہ ان چیزوں کو دیکھنے سے عام لوگوں کے ذہن میں یہ کھٹک نہ ہو یہ وضع تو ظلالے لوگوں کی ہے جیسے انگوٹھا یا اپکن پہننا مگر جب تک یہ خصوصیت ہے اس وقت تک منع کیا جائے گا۔ جیسے ہمارے ملک میں کوٹ پتلون پہننا یا اگر گلابی پہننا یا دھوتی باندھنا یا عورتوں کو ہنگا پہننا۔ پھر ایسی چیزوں میں جو چیزیں دوسری قوموں کی معنی قوی وضع ہیں۔ جیسے کوٹ پتلون وغیرہ یا قومی وضع کی طرح ان کی عام عادت ہے جیسے میز کرسی پر یا پھر کلاں سے کھانا اس کے اختیار کرنے سے توصاف گناہ ہی ہوگا کہیں کم کہیں زیادہ، اور جو چیزیں دوسری قوموں کی مذہبی وضع ہیں ان کا اختیار

استعمال کرتے ہیں مثلاً "پر دو گرام" جبکہ اس کے لئے اردو میں اس کا بدل موجود ہے اسی طرح اور بھی الفاظ ہیں، خطوط میں بجائے اسلامی تاریخ کے انگریزی تاریخ ہی کا رواج ہوتا جا رہا ہے، اسلامی تاریخ کا اہمیت تمام کرنا چاہئے، ضرورت پر دوسری

کرنا کفر ہوگا۔ جیسے صلیب لٹکانا یا سر پر چوٹی رکھ لینا یا مینو باندھ لینا یا ماتھے پر شعلہ لگا لینا یا بے پکارنا وغیرہ اور جو چیزیں دوسری قوموں کی مذہبی وضع ہیں نہ مذہبی وضع ہیں گوان کی ایجاد ہوں اور عام ضرورت کی چیزیں ہیں جیسے دیاسلانی یا گھڑی یا کوئی لٹال دوا یا مختلف سولاریاں یا ضرورت کے بعض نئے آلات جیسے ٹیلیگراف یا ٹیلیفون یا نئے ہتھیار یا نئی ورزشیں جن کا بدل ہماری قوم میں نہ ہو ان کا بڑھانا جائز ہے نہ کہ گانے بجانے کی چیزیں۔ جیسے گراموفون یا ہارمونیم وغیرہ۔ مگر ان جائز چیزوں کی تفصیل اپنی عقل سے نہ کریں بلکہ علماء سے پوچھ لیں اور مسلمانوں میں جو فاسق ہیں یا بدعتی ہیں خواہ وہ بدعتی دین کے رنگ میں ہوں خواہ دنیا کے رنگ میں ہوں ان کی وضع اختیار کرنا بھی گناہ ہے، گو کافروں کی وضع سے کم ہوں بلکہ مرد کو عورت کی وضع اور عورت کو مرد کی وضع بنانا گناہ ہے، پھر ان سب ناجائز وضعوں میں اگر پوری وضع بنائی زیادہ گناہ ہوگا اگر ادھوری بنائے اس سے کم ہوگا اور اس سے یہ بھی سمجھ میں آگیا ہوگا کہ یہ مستند جس طرح شرعی ہے اسی طرح عقلی بھی ہے کیونکہ مرد کے لئے زنا نہ وضع بنانے کو ہر نفس عقل سے برا سمجھتا ہے حالانکہ دونوں مسلمان اور صالح ہیں تو جہاں مسلمان اور کافر کا فرق ہو یا صالح اور فاسق کا فرق ہو وہاں کافر یا فاسق کی وضع بنانے کو کس کی عقل اجازت دے سکتی ہے۔

حضرت نے کچھ آگے چل کر یہ حدیث بھی تحریر فرمائی ہے۔

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جاہل) دیہاتی

تاریخ کو لکھا جائے مگر اس کو ادھر لکھا جائے، اپنی چیز کو چھوڑ کر اوروں کی نقل بھی ہوتی ہے کہ جب اس کی اہمیت اور عظمت دل میں نہیں ہوتی پھر یہ کہ اس پر روک ٹوک بھی نہیں کی جاتی۔

۱۳۔ ارشاد فرمایا۔
ٹیلی ویژن سانپوں کا پٹارہ ہے
ٹیلی ویژن کا نام میں نے سانپوں کا پٹارہ رکھا ہے، جس میں بہت سے سانپ بند ہیں، اسکا ڈسک ہوا پنج نہیں سکتا کتے کے زہر کی طرح اس کا معاملہ ہے ہلکے ہلکے اس کا اثر ہوتا ہے پھل سکا دورہ پڑتا ہے۔ بڑی خطرناک چیز ہے، جیسے زہریلے سانپ سے بچتے ہیں اسی طرح اس سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔

لوگ مغرب کی نماز کے نام میں تم پر غالب نہ آجائیں اور یہ (دیہاتی) اسکو عشاء کہتے تھے (یعنی تم اسکو عشاء امت کہو مغرب کہو) اور یہ بھی فرمایا کہ (جاہل) دیہاتی لوگ عشاء کی نماز کے نام میں تم پر غالب نہ آجائیں کیونکہ وہ کتاب اللہ میں عشاء ہے (اور وہ اسکو عشاء کہتے تھے) اس لئے کہ عشاء (یعنی اندھیرے) میں اونٹوں کا دودھ دودھا جاتا تھا۔ (مسلم)

ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ بول چال میں بھی بلا ضرورت ان لوگوں کی مشابہت نہ چاہئے جو دین سے واقف نہیں۔ (حیوۃ المسلمین)

۱۳۔ ایک موقع پر حضرت علامہ نے ٹیلی ویژن کی قیامت اس طرح بیان فرمائی کہ جب ناخبرم کی تصویر کی اہل دیکھنا حرام ہے تو نقل دیکھنا کیسے جائز ہوگا پس ٹیلی ویژن کا مسئلہ اسی سے سمجھ رہا تھا کہ مردوں کیلئے ناخبرم عورتوں کا دیکھنا اور عورتوں کے لئے ناخبرم مردوں کا دیکھنا ناجائز ہے (جماس بارہ ص ۱۳) بقیائندہ صفحہ

شرعی ڈاڑھی اور لوگوں کا حال ۱۳ — ارشاد فرمایا لوگ ڈاڑھی کو اچھا تو سمجھتے ہیں لیکن ضروری نہیں سمجھتے، حالانکہ ڈاڑھی کا رکھنا ضروری ہے چاروں ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کسی کا اختلاف نہیں، جس طرح وتر کی نماز ضروری، عید و بقر عید کی نماز ضروری ہے اسی طرح ایک مشت ڈاڑھی رکھنا بھی واجب ہے، بعض لوگ سامنے تو ایک مشت رکھتے ہیں اور دائیں بائیں کم رکھتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے، سامنے بھی ایک مشت ہونا چاہئے۔ اسی طرح دائیں بائیں بھی ایک مشت ہونا چاہئے اور اپنی مٹھی کا اعتبار ہے نالی کی مٹھی نہیں ہونا چاہئے کہ وہ کہیں پستہ قد ہو تو اس کی مٹھی بھی چھوٹی ہوگی اس سے معاملہ خراب ہو جائے گا۔

بقیہ صفحہ گذشتہ نمبر ۱۳ - میرے آقا و مرشد اہل حضرت مسیح الانس نور اللہ علیہ السلام اکثر یہ الفاظ ہوتے تھے کہ "میں دین مسلمانوں کے ایمان کو خراب کرنے کے لئے ہے" ظاہر ہے جن کے پاس ایمان ہے ہی نہیں ان کا خراب کیا ہوگا، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فہم سلیم عطا فرمائے (۱۴، ۱۵)

۱۴ ایک موقع پر حضرت والا مدظلہ نے ان الفاظ میں مسلمانوں کو غیرت اور عبرت دلانی فرمایا کہ عرصہ کی بات ہے کہ امریکہ کی فوج گیاہ لاکھ تھی اس میں کسی کی ڈاڑھی نہ تھی ایک کھ اس گیاہ لاکھ امریکن فوج میں بھرتی ہوا اور صدر امریکہ سے اس کی اجازت حاصل کی اور اس نے ڈاڑھی نہ منڈوائی یہ ہم مسلمانوں کے لئے عبرت کی بات ہے۔

(مجالس ابرار ص ۴۳)

اس سلسلہ میں بھی بہت سے رسائل اکابر کے دیکھے جاسکتے ہیں (۱۵، ۱۶)

ڈاڑھی کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ ۱۵ — ارشاد فرمایا کہ ایک صاحب نے مجھ سے سوال کیا کہ حرمین شریفین کے لوگوں کا معاملہ ڈاڑھی کے سلسلہ میں ایسا نہیں ہے مقصد ان کا یہ تھا کہ پھر ہم لوگوں کو بھی انہیں کی نقل کرنی چاہئے، تو میں نے کہا کہ ہم حرمین والوں پر ایمان نہیں لاتے ہیں۔ اور نہ ہی ہم کو ان کی اقتدار کا حکم کیا گیا ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں، ہمیں آپ کی اقتدار و اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے آپ کا عمل ہمارے لئے سجت ہے کسی اور کا عمل ہمارے لئے دلیل نہیں ہے۔

عمل کے لئے صرف اخلاص کافی نہیں ۱۶ — ارشاد فرمایا کہ ہر عمل مقبول نہیں جب تک کہ اس میں اخلاص نہ ہو، اسی طرح ہر اخلاص مقبول نہیں جب تک کہ مسائل کے تحت نہ ہو، مثال کے طور پر ایک شخص ہے وہ کمرے میں عصر کے بعد غروب شمس کے وقت دروازہ بند کر کے نفل پڑھتا ہے، ظاہر ہے کہ یہ شخص مخلص تو ہے لیکن اس کا

۱۵ — کہنے کا کام کا ملحوظ ہے غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ہم میں بعض مکھے پڑھے بھی اس بلا میں گرفتار ہیں، بے تکلف کہہ دیتے ہیں یہ کام غلط ہوتا تو فلاں بزرگ کیوں کرتے، بھلا یہ بھی کوئی دلیل اور حجت ہے، کسی عالم یا بزرگ کا قول و عمل مستقل حجت نہیں ہو سکتا ہاں عمل رسول کے سمجھنے میں معاون ہوتا ہے جبکہ خلاف شرع نہ ہو (۱۷، ۱۸)

۱۶ — ایک موقع پر حضرت والا مدظلہ نے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا، ارشاد فرمایا کہ صرف اخلاص قبول نہیں اگر شریعت اور سنت کے مطابق وہ عمل نہ ہو اس لئے قانون کا معلوم کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص

یہ عمل مقبول نہیں اس لئے کہ مسائل کے خلاف ہے، اس لئے میں کہا کرتا ہوں کہ فضائل کی تعلیم کے ساتھ مسائل کی بھی تعلیم ہونی چاہئے تاکہ فضائل سے اعمال کا شوق بڑھے اور مسائل سے اعمال کی صحت ہو۔ دونوں ہی چیزیں ہونا چاہئے۔

اصلاح اخلاق سے غفلت اور اس کا علاج | ۱۷ — ارشاد فرمایا
اسکرزکیر نفس اور اخلاق

کی اصلاح بہت ضروری ہے، اس کی طرف سے عام طور پر غفلت ہو رہی ہے
اول تو بزرگوں سے تعلق نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہیں تو برائے نام، ایسی صورت
میں کیسے فائدہ ہو سکتا ہے، کیسے اصلاح ہو سکتی ہے، جسمانی علاج کا جو معاملہ ہے
وہی معاملہ یہاں بھی ہے، اب ایک شخص، بیمار ہے وہ طبیب کے پاس نہیں جاتا

اللہ تعالیٰ کی محبت میں نماز عصر کے بعد تنہائی میں گھر کے اندر بیس رکعت نفل پڑھتا ہے اور یہ سمجھ رہا ہے کہ میں خدا سے قریب ہو رہا ہوں لیکن کیا یہ اخلاص قبول ہوگا اور کیا اسکو قریب ملیگا، کیونکہ عصر کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں پس اس صورت میں اخلاص تو ہے مگر مقبول نہیں کیونکہ اخلاص کے ساتھ صدق شرط ہے یعنی قانون کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ (مجامس ابراہیم ۳۳) مسائل کے لئے بہشتی زیور آسان کتاب ہے، مگر اس میں بھی کوئی مسئلہ اگر سمجھ میں نہ آئے تو کسی اچھے عالم سے سمجھ لیں، (م ا ع)

۷۔ تزکیہ نفس اور اصلاح اخلاق دین کا ہر تہم یا شان جزو ہے جس کی طرف سے عام طور پر لاپرواہی برتی جا رہی ہے، اصلاح کے بغیر کسی خدمت میں جان پیدا نہیں ہوتی، حضرت مولانا مدظلہ نے ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا کہ تبلیغی جماعت کی بنیاد جب ایک عالم ربانی کے ہاتھ سے ہوئی تو بدرک احسان اور اس کے وجود کو ضروری تسلیم کرنا چوگا، اسی طرح انہوں نے ایک بزرگ سے تزکیہ نفس کو پایا تو فاعلاً

باجاتا تو ہے مگر اس کو اپنا مرض نہیں بتلاتا، یا مرض تو بتلاتا ہے لیکن حکیم صاحب نے جو نسخہ تجویز کیا ہے اور جو برہنہ بتلایا ہے اس پر عمل نہیں کرتا تو ایسی حالت میں اس کا علاج کیسے ہو سکتا ہے، اور اس کا مرض کیسے دور ہو سکتا ہے، علاج کیسے اپنی حالت کی اطلاع اور معالج کی ہدایات پر عمل یہ اہل اور بنیاد ہے اس پر جو لوگ عمل کرتے ہیں وہ چند دن میں صحتیاب ہو جاتے ہیں، ایسے ہی یہاں بھی ہے کہ جس سے اصلاح کا تعلق ہے اس کو اطلاع حالات اور اس کی ہدایات کی اجابت کیجاتے، اس کی پابندی کرنے سے انشاء اللہ جلد مقصد حاصل ہو جائے گا۔ اسی کو خواجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ۵

شیطان دینی خدام کے پیچھے

۱۸۔ ارشاد فرمایا کہ اس زمانہ میں عوام سے تو شیطان فارغ ہو گیا ہے ان کو فرائض سے غافل کر دیا ہے اور گناہوں میں مبتلا کر دیا ہے، مدارس اور دینی خدام کے پیچھے پڑا ہوا ہے، چنانچہ اسکا اثر یہ ہے کہ ان مراکز سے مختلف

کاحسان اور اسکا محدود بھی ضروری تسلیم کرنا ہوگا، اگر کسی غیر عالم سے اس جماعت کی بنیاد پڑی ہو تو اب تک کتنی گمراہی پھیلی ہوئی ہے دین کے تین شعبے ہیں، تعلیم، تزکیہ، تبلیغ، ہر ایک شعبے والوں کو ایک دوسرے کا معاون اور رفیق سمجھنا چاہئے، جیسے ڈاکخانہ کے محکمے میں کوئی مہر نگار رہا ہے کوئی رجسٹری اور خطوط تقسیم کر رہا ہے کوئی پارسل کر رہا ہے وغیرہ (محاسن ابراہیم ۳۳) (م، ع)

۱۸۔ دینی خدام کے لئے بہت غور سے پڑھنے کے لائق ہے، بار بار پڑھ لیتے اور عمل کیا جائے، ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ تعادل و توازن سے ہوتا ہے یہی

قسم کے فتنے پیدا ہو رہے ہیں، اور ایک بیماری تو عام ہوتی جا رہی ہے کہ ایک دوسرے والا دوسرے دوسرے کے سامنے اپنی بُرائی اور اچھائی بیان کرتا ہے، دینی خدام آپس میں ایک دوسرے میں تقابل کرتے ہیں۔ حالانکہ دوسرے کی تحقیر تو جائز بھی نہیں پھر دینی خدام اور ان کے کام کی یہ تو اور بھی بری بات ہے، پھر یہ کہ دین کے مختلف شعبہ ہیں جو جس شعبہ میں ہے وہ دین کا کام کر رہا ہے، آپس میں تعاون ہونا چاہیے ذکر تقابل و تفاضل یہ تو صحیح نہیں۔

اپنی جانچ کسی ماہر معالج سے کرانی چاہیے | ۱۹۔ ارشاد فرمایا

دینی اعتبار سے اپنے کو صحیح سمجھتا ہے اب یہ کہ خود وہ کیا ہے اس کے لئے ضرورت ہے کہ کسی ماہر کے پاس جا کر اپنے کو دکھلائے تب معلوم ہوگا کہ خیریت ہے کہ نہیں، بعض مرتبہ انسان بیمار ہوتا ہے اس کو اپنی بیماری سمجھ میں نہیں آتی

اپنے کام اور خدمات کا تعارف تو ہو تفاضل ہو اور اپنا کام اگر نہیں درجے پر ہے تو اٹھا ہی درجے بیان کرے تاکہ دیکھنے والے زیادہ پائیں کم نہ پائیں اور اہل مال کو آگے نہ کریں اہل دین کو آگے کریں کام میں تعجیل نہ کریں حق تعالیٰ پر نظر رکھیں قرآن پاک کی تعلیم پر غامض نظر رکھیں اس سے مالی معاملات میں بڑی برکت ہوتی (مجاہد ابراہیم) اور ارشاد فرمایا کہ دین کے ہر خادم کو چاہئے دین کے دوسرے خادموں کو اپنا رفیق سمجھے فریق نہ سمجھے اس طرح ہر دینی ادارہ کے بارے میں اور ہر جماعت کے خدام دین کو دوسری جماعت کے خدام دین کے بارے میں یہی خیال ہونا چاہئے سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں اس حقیقت کے پیش نظر آپس میں بدگمانی اور غیبت اور عناد کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ (مجاہد ابراہیم)

اور اپنے کو تندرست سمجھتا ہے، حالانکہ جب طبیب اس کو دیکھتا ہے تو وہ بتلاتا ہے کہ امیں کیا مرض ہے، چنانچہ اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں، ایک صاحب بظاہر تندرست دتوانا تھے وہ اپنی اہلیہ کو طبیب کے پاس لے گئے، اتفاق سے حکیم صاحب کا ہاتھ ان کی نبض پر پڑ گیا تو انہوں نے کہا کہ حکیم صاحب میں بیمار نہیں ہوں میری اہلیہ بیمار ہے ان کو دکھانا ہے، وہ حکیم صاحب جڑے ریاض تھے انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے آپ اپنی اہلیہ کو دکھانے آئے ہیں مگر آپ کو بھی شکر کی بیماری ہے کسی ڈاکٹر کو دکھائیجئے، چنانچہ جب انہوں نے دکھلایا تو وہ بیماری ان میں نکلی، تو یہ صاحب اپنے کو تندرست سمجھ رہے تھے لیکن جب معالج کے پاس گئے تو معلوم ہوا کہ بیمار ہیں، اسی طرح دین میں بھی اس کے تو معالج اور مصلح ہیں ان سے اپنی جانچ کر لیجئے جب معلوم ہوگا کہ بیماری ہے یا نہیں، اگر ہے تو کیا ہے۔

۲۰۔ ارشاد فرمایا کہ نفث کے اذان و اقامت کی اصلاح | موافق، اذان و اقامت اکثر جگہوں پر

نہیں ہوتی، میں جہاں کہیں جاتا ہوں تو اس کو غور سے سنتا ہوں، بالخصوص لفظ اللہ کے سلسلے میں تو عام طور پر اس کو خوب کھینچتے ہیں جو کہ صحیح نہیں ہے، اور بات یہ ہے کہ روک ٹوک کا سلسلہ بھی کم ہے، سیکھنے سکھانے کا اہتمام نہیں بس ایک رواج چلا آ رہا ہے دیکھا دکھی نقل کرتے چلے آ رہے ہیں حالانکہ کوئی شکل نہیں ہے، تھوڑی سی فکر و کوشش سے تصحیح ہو سکتی ہے، ماشار اللہ ہمارے ساتھ

۳۰۔ عام طور پر ایسی چیزوں کی طرف التفات نہیں کیا جاتا، معمول سمجھا جاتا ہے یہ بنیادی غلطی ہے، اول تو یہ چیزیں معمول نہیں اور بالفرض معمول مان لیا جائے

حاجی عبدالرحمن صاحب انجینئر ہیں سرکاری ملازم بھی ہیں، فکو ہوئی اپنی اذان و اقامت اور قرآن پاک سب درست کر لیا۔ ایسے ہی بھوپال کے ایک وکیل صاحب ہمارے یہاں تصبیح کے لئے آئے تھے، اشارہ اندر کچھ دنوں میں محنت کی تصبیح ہو گیا۔ جنگل دیش سے علماء کی ایک جماعت آئی تھی انہیں کوئی شیخ الحدیث، کوئی ناظم مدرسہ کوئی ناظم تعلیمات تھا، تھوڑے دن قیام کر کے محنت کی، کوشش کی تھوڑے دنوں میں اذان، اقامت کی تصبیح اور چیزوں کی بھی درستگی ہو گئی۔

تب بھی درست نہ کرنے کی وجہ وہی ہے جو حضرت نے ذکر فرمایا یعنی بے نکری اور شفقت سے روک ٹوک نہ ہونا۔ — ہم خدام نے خود اس کا تجربہ کیا، سلام کی تصبیح کی، اذان اقامت کی تصبیح کی پھر اس کی برکت سے بہت سی چیزوں کی طرف استغاثہ ہوا۔ (م' ع)